Epistemology: Vol.7, Issue 8 June 2020

OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
www.epistemology.pk

"سلسلہ احادیث صحیحہ" کا تعارف اور منہج واسلوب۔ تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

INTRODUCTION TO "SILSILAH AHADITH SAHEEHAH" AND METHODOLOGY (A RESEARCH AND ANALYTICAL STUDY)

Dr. Shahzada Imran Ayub
Assistant Professor, Dept. of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.

Dr. Shamsul Arfeen
Assistant Professor, Dept. of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.

Abstract: Sheikh Albani is known as one of the great muhaddith of the twentieth century.For almost sixty years, he has been engaged in the research of hadithand compiled nearly two hundred books, of which the "Silsila Ahadith e Sahihah" has a special status.In this book, the author has done a great job of scrutinizing thousands of ahadith selected from a number of uncommon booksand have collected only the authenticahadith in it. In this regard, he did not discuss the research of hadith only buthe also mentioned many other benefits. Along with the Takhreej ofunknown ahadith, explanation of difficult words, description of syntactic rules, different forms of word payment, narrative of different words, many principles and rules of uloom al hadith, statement of valuable academic tips, many life manners and the statement of jurisprudence issues and rulings derived from the ahadith is also included in the book's distinguishing features.Thus the bookis not merely a practical model of the compilation of hadith but also It has become a masterpiece in the field of knowledge and research. This will benefit the scholars as well as the public and the students for a long time..

Keywords: Ahadith, Sahih, Albany, Research, Sanad, Matan, Weak, Manners, Jurisprudential issues, Syntactic rules, Narrators

شیخ محمد ناصر الدین البانیؒ کا عرصہ حیات ۱۹۱۴ء سے ۱۹۹۹ء تک ہے۔ علمی دنیا میں آپ بیسویں صدی عیسوی کے نامور محدث کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ آپ تقریباً ساٹھ سال کا عرصہ علمی و تحقیقی خدمات میں مصروف رہے۔ آپ متونِ احادیث اور رجال واسانید میں کامل مہارت رکھتے تھے۔یہی باعث ہے کہ اکثر وبیشتر آپ کی تصانیف و تالیفات کا تعلق علم حدیث ہی سے ہے۔اہل علم نے آپ کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتب کی تعداد ۲۰۰ کے قریب بیان فرمائی ہے۔ جن میں عبادات و معاملات، ایمان وعقائد اور مسائل واحکام کی تفصیل کے ساتھ ساتھ ایک اہم خوبی یہ ہے کہ آپ نے بطورِ خاص تخریج احادیث کا اہتمام کرتے ہوئے صحیح اور ضعیف روایات کی بھی نشاندہی کر دی ہے تا کہ امہ اسلامیہ کے لئے خالص اسلامی تعلیمات تک رسائی ممکن ہو سکے۔اسی سلسلے کی ایک کڑی آپ کی ایک نہایت اہم کتاب ''سلسلہ احادیث صحیحہ'' بھی ہے، جو سات جلدوں میں ریاض (سعودیہ) سے شائع ہو چکی ہے اور اس میں موجود احادیث کی تعداد چار ہزار کے قریب ہے۔یہ کتاب اردو ترجمہ کے ساتھ بھی شائع ہو چکی ہے جسے لاہور کے مکتبہ قدوسیہ نے تین جلدوں میں اور ادارہ انصار السنہ نے چھ جلدوں میں مختصر حواشی وتعلیقات کے ساتھ زیور طباعت سے آراستہ کیا ہے۔ پیش نظر تحریر میں اسی کتاب کو زیر بحث لاتے ہوئے پہلے کتاب کا کچھ تعارف اور پھر اس میں مصنف کے منہج واسلوب کو تفصیل سے ذکر کیا جائے گا تا کہ ایک طرف جہاں کتاب کی اہمیت وافادیت ظاہر ہو وہاں دوسری طرف اس سے استفادے کا طریقہ بھی واضح ہو جائے۔

نام کتاب کی مختصر توضیح

شیخ البانیؒ کی اس کتاب کا پورا نام ''سلسلة الاحاديث الصحيحة و شيء من فقهها وفوائدها'' ہے۔ چونکہ یہ نام کئی الفاظ کا مجموعہ ہے اس لئے پہلے ہر لفظ کی الگ الگ وضاحت اور پھر مجموعی مفہوم پیش کیا جارہا ہے، ملاحظہ فرمایئے۔

سلسلہ: یہ واحد ہے اس کی جمع ''سلاسل'' آتی ہے۔ سین کے کسرہ اورلام کے سکون کے ساتھ۔اسکا معنی ہے ''زنجیر''۔ اس معنی میں یہ لفظ قرآن کریم میں بھی استعمال ہوا ہے۔چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ((ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ)) ''پھر ایک زنجیر میں جس کا طول ستر گز ہے اس کو جکڑ دو۔''(۱)

ایک قول کے مطابق لفظ "سلسلة" سین کے فتح ہ اور لام کے سکون کے ساتھ ہے۔ اس صورت میں اس کا معنی ((ماء بارد)) "ٹھنڈا پانی" ہے۔(۲)

الاحادیث: یہ لفظ حدیث کی جمع ہے اور یہ جمع خلاف قیاس آتی ہے۔(۳) اس کا معنی ہے "خبر، بات"۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر یہ لفظ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر ہے کہ ((حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ)) "حتی کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔"(۴) اصطلاحاً حدیث سے مراد "ہر وہ قول، فعل، تقریر یا وصف ہے جسے نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔" (۵)

الصحیحة: مونث ہے صحیح کی۔ اس کی جمع صحاح، اصحا، اصحة، صحائح آتی ہے۔ بمعنی تندرست، عیب سے بری، بھروسہ کے قابل وغیرہ۔(۶) اصطلاحاً صحیح حدیث کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے کہ ((ماتصل سنده بالعدول الضابطين من غير شذوذ ولا علة)) "وہ حدیث جس کی سند متصل ہو، جسے عادل ضابط نے عادل ضابط راوی سے آخر تک بیان کیا ہو اور وہ حدیث شاذ اور معلول بھی نہ ہو۔" (۷)

شئ: بمعنٰی "چیز"۔ اس کی جمع اشیاء آتی ہے اور کلمہ اشیاء غیر منصرف ہے۔(۸) قرآن کریم میں ہے کہ ((وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٍ)) "اور وہ (اللہ) ہر چیز کا جاننے والا ہے۔"(۹)

فقهها: یہ لفظ عربی گرائمر کے اعتبار سے مضاف مضاف الیہ ہے، جس میں فقہ مضاف اور ھا ضمیر مضاف الیہ ہے۔ لفظ فقه باب فَقِهَ (بروزن سمع، کرم) کا مصدر ہے جس کے معنی ہیں فہم، سمجھ، دانش۔ لفظ فقيه بھی اسی سے ہے جس کا معنی ہے "علم فقہ جاننے والا، بہت سمجھدار شخص"۔ اس کی جمع فقهاء ہے۔(۱۰) اصطلاحی طور پر فقہ کی تعریف یوں کی جاتی ہے کہ ((العلم بالاحكام الشرعية العملية المكتسبة من ادلتها التفصيلية)) "ایسا علم جس میں انشرع یا حکام سے بحث ہوتی ہے جن کا تعلق عمل سے ہے اور جو تفصیلی دلائل سے حاصل کیے جاتے ہے۔"(۱۱)

فوائدها: "فائدة" کی جمع ہے، جس کا معنی ہے "ایسا اضافہ جو کسی انسان کو حاصل ہو" علمی طور پر یا مالی طور پر وغیرہ۔

❖ نام کتاب کی اس تمام تر توضیح و تشریح سے جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ شیخ البانیؒ نے مذکورہ کتاب کا یہ نام اس لئے رکھا ہے کیونکہ آپ نے اس میں صرف صحیح احادیث کو جمع کرنے کا اہتمام فرمایا ہے اور پھر ساتھ ساتھ اکثرو

بیشتر مقامات پر ان سے ماخوذ فقہی مسائل پر بھی بحث کی ہے اور جہاں کہیں علمی افادات کی ضرورت محسوس کی وہاں اضافی فوائد کو بھی بیان کیا ہے تاکہ لوگوں کو احادیث سمجھنے اور ان پر عمل کرنے میں آسانی رہے۔

کتاب کا مقام ومرتبہ

شیخ البانیؒ نے مجموعی طور پر علم وحق کی جو قندیلیں روشن کی ہیں عرصہ دراز تک مسلمان ان سے مستفید ہوتے رہیں گے۔ آپ نے ہمیشہ قلم کے تقدس کو ملحوظ رکھا۔ شرک وبدعت اور گمراہ فرقوں کی تردید، منکرین حدیث کا ابطال، محدثین کے منہج کی ترویج، جدید شبہات واعتراضات کا علمی محاکمہ، محدثین کے اصولوں کے مطابق تحقیق حدیث اور مفید علمی وفقہی افادات وغیرہ آپ کی تحریروں کے اہم موضوعات ہیں۔ حدیث وسنت کے باب میں "سلسلہ احادیث صحیحہ" اور "سلسلہ احادیث ضعیفہ" آپ کی سب سے بڑی کاوش شمار کی جاتی ہے کہ جس سیریز میں آپ نے ہزاوں احادیث کی چھان پھٹک کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا جو احادیث کی غیر متداول کتابوں میں موجود ہیں اور عام دسترس سے باہر ہیں۔ جس کی تائید علماء کرام کے ان اقوال سے ہوتی ہے۔

شیخ صالح بن عبد العزیز آل شیخؒ کا بیان ہے کہ "حدیث کی خدمت اور صحیح وضعیف روایات کی پہچان اور جانچ پرکھ کے حوالے سے آپ کی" سلسلہ احادیث صحیحہ" اور "سلسلہ احادیث ضعیفہ" نہایت ہی عمدہ اور عظیم تالیفات ہیں۔" (۱۲)

سنن نسائی کے شارح محدث الفقیہ محمد بن علی بن آدم اثیوبیؒ فرماتے ہیں کہ " شیخ البانیؒ نے جو کچھ بھی لکھا ہے وہ نہایت ہی مفید ہے کیونکہ انہیں صحیح اور ضعیف کی پہچان میں ملکہ وتجربہ حاصل ہے، اس بات پر ان کی انتہائی علمی کتابیں بطور خاص" سلسلہ احادیث صحیحہ" اور" سلسلہ احادیث ضعیفہ" گواہ ہیں۔" (۱۳)

سبب تالیف

ابتدائی ادوار ہی سے ضعیف اور من گھڑت روایات کے باعث مسلمان مختلف فتنوں کا شکار ہیں۔ بطور خاص ایسے واعظین جو تحقیق وجستجو کی محنت سے بچتے ہوئے اور سہولت پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سنی سنائی باتیں آگے پھیلاتے رہتے ہیں' معاشرے میں من گھڑت روایات کے پھیلاؤ کا بنیادی سبب ہیں۔ حالانکہ کتاب وسنت کے متعدد

دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل نبی کریم ﷺ پر کذب بیانی کے مترادف ہے جس کی شریعت میں کسی صورت اجازت نہیں۔ یہی باعث ہے کہ نہ صرف قرآن کریم میں فاسق کی خبر کی تحقیق کا حکم دیا گیا ہے (۱۴) بلکہ احادیث نبویہ میں بھی خبروں کی تحقیق وتفتیش اور خبر دینے والے کی ثقاہت وصداقت کا اہتمام کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ "آدمی کے گناہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کردے۔" (۱۵) اور ایک دوسرا فرمان یوں ہے کہ "جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔" (۱۶) اور ایک روایت میں تو آپ ﷺ کی یہ پیش گوئی موجود ہے کہ "آخری زمانے میں ایسے جھوٹے دجال پیدا ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی روایات لائیں گے جن کو نہ تم نے سنا ہو گا اور نہ تمہارے آباؤاجداد نے، تم ان سے دور رہنا، وہ تم کو ہرگز گمراہی اور فتنے میں مبتلا نہ کرپائیں گے۔" (۱۷)

آپ کی یہ پیش گوئی بعینہٖ سچ ثابت ہوئی اور ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے خود ساختہ باتوں کو احادیث کی صورت میں پھیلانے کی کوشش کی۔ لیکن دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے محدثین کی جماعت کو پیدا کیا اور ان سے حفاظتِ حدیث کا کام لیا۔ انہوں نے انتھک محنت و کوشش اور تحقیق وکاوش سے ضعیف اور صحیح میں تمیز کے نہ صرف اصول وضوابط مقرر کئے بلکہ عملاً بہت سی کتب بھی تالیف کیں جن میں روایات کی تحقیق وتخریج کے ساتھ ساتھ حتی الامکان ضعیف اور من گھڑت روایات کی نشاندہی بھی کردی جیسا کہ امام زیلعیؒ کی "نصب الرایه"، امام ابن ملقنؒ کی "البدر المنیر"، حافظ ابن حجرؒ کی "التلخیص الحبیر"، امام سخاویؒ کی "المقاصد الحسنة"، امام ابن جوزیؒ کی "الموضوعات"، امام سیوطیؒ کی "اللآلیء المصنوعه" اور امام شوکانیؒ کی "الفوائد المجموعه" اس سلسلے کی معرکۃ الآراء کتب شمار کی جاتی ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی شیخ البانیؒ کی مذکورہ کتاب بھی ہے۔ آپ نے بھی انہی وجوہات واسباب کو پیش نظر رکھتے ہوئے امت کو ضعیف اور من گھڑت روایات سے خبردار رکھنے اور ان کے برے اثرات سے بچانے کی غرض سے باقاعدہ ایک سلسلہ قائم کیا جو "مجلہ التمدن الاسلامی" میں آپ کے مختلف مضامین کی صورت میں مسلسل نشر ہوتا رہا، جسے اہل علم سے کافی پذیرائی ملی۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ شیخ پر یہ حقیقت عیاں ہوئی کہ لوگوں کو ضعیف ومن گھڑت روایات سے مطلع کرنا ہی کافی نہیں بلکہ ان کے سامنے صحیح احادیث پیش کرنا بھی ضروری ہے، بعینہٖ جیسے بیماری کی نشاندہی کے

ساتھ ساتھ بغرضِ علاج صحیح دواء کا انتخاب کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ تو پھر انہوں نے ساتھ ساتھ "سلسلہ احادیث صحیحہ" کی تالیف کا بھی آغاز کر دیا۔ (۱۸) یوں یہ صحیح و مستند احادیث کا عظیم ذخیرہ معرض وجود میں آیا جس سے نہ صرف طلبا بلکہ علما بھی ہر گز مستغنی نہیں ہو سکتے۔

مقام و زمانہ تالیف

شیخ البانیؒ نے کچھ عرصہ "جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ" میں تدریس کے فرائض بھی انجام دیئے۔ ۱۳۸۳ھ میں آپ نے تدریس ترک کی اور واپس دمشق چلے گئے اور حسب سابق "مکتبہ ظاہریہ" میں تصنیف و تالیف کے کام میں مصروف ہو گئے۔ ابتدائی طور پر آپ نے اس سلسلے کا آغاز مختلف مقالوں کی صورت میں کیا۔ یہ مقالات صحیح و مستند احادیث کی روشنی میں مختلف ابواب و فصول کی صورت میں شائع ہوتے تھے۔ بعد ازاں کچھ طلبائے علوم دینیہ کی خواہش پر آپ نے ان مقالات کو یکجا کر دیا اور یہ اسلوب اپنایا کہ ہر جلد میں پانچ سو کے قریب احادیث اور ان کی تخریج و فوائد جمع کر دیئے جائیں۔ آپ کے ایک شاگرد ابو الحسن حافظ عبد الخالقؒ نے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔(۱۹)

معلوم ہوا کہ اس کتاب کا مقام تالیف دمشق ہے۔ علاوہ ازیں کتاب کے مقدمہ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ احادیث صحیحہ کے ذخیرہ کو مرتب کرنے سے پہلے آپ احادیث ضعیفہ کے سلسلہ کو تصنیف کر چکے تھے۔ چنانچہ ایک مقام پر آپ مذکورہ کتاب کا سبب تالیف ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ "جب یہ حقیقت عیاں ہوئی کہ محض ضعیف و موضوع روایات سے لوگوں کو ڈرانا ہی کافی نہیں بلکہ لوگوں کے روبرو صحیح احادیث پیش کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔"(۲۰) معلوم ہوا کہ پہلے آپ نے سلسلہ احادیث ضعیفہ تحریر کیا۔ اس کا ثبوت یہ بھی ہے کہ سلسلہ احادیث صحیحہ میں آپ نے ایک روایت پر بحث کرتے ہوئے نقل فرمایا کہ " اس کی سند میں متہم بالکذب راوی ہے، اسی باعث میں نے اسے سلسلہ ضعیفہ میں ذکر کیا ہے۔" (۲۱)

منہج و اسلوب

سلسلہ احادیث صحیحہ میں شیخ البانیؒ نے جو منہج و اسلوب اختیار فرمایا ہے اس کی تفصیل مختلف نکات کی صورت میں پیش کی جا رہی ہے، ملاحظہ فرمایئے۔

- **احادیث کا انتخاب اور ابواب بندی:**

اکثر وبیشتر قدیم محدثین کا یہی اسلوب رہا ہے کہ پہلے وہ ایک عنوان قائم کرتے ہیں اور پھر اس کے تحت اس سے متعلقہ تمام احادیث کو ذکر کر دیتے ہیں، یا بعض صحابہ کی ترتیب سے احادیث جمع کرتے ہیں اور کچھ نے الفبائی ترتیب سے اپنی کتب کو مرتب کیا ہے۔ تاہم ان کے بر خلاف شیخ البانیؒ نے انتخاب حدیث کے سلسلے میں ایسا کوئی خاص اسلوب اختیار نہیں فرمایا اور نہ ہی کہیں ترجمۃ الباب قائم کیا بلکہ آپ کو جیسے جیسے احادیث میسر آتی گئیں آپ اسی طرح انہیں اپنی کتاب میں درج کرتے چلے گئے۔ اس لحاظ سے آپ اپنے اس اسلوب میں منفرد ہیں اور اس بات کی وضاحت آپ نے خود کتاب کے مقدمہ میں بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ " میں نے اس کتاب میں تبویب یا کسی بھی خاص ترتیب کی پابندی نہیں کی بلکہ تحقیق وتخریج کے اصول وقواعد کے مطابق جیسے جیسے صحیح احادیث میسر آتی گئیں میں انہیں کتاب میں تحریر کرتا گیا۔" (۲۲)

اس کی ایک مثال سلسلہ احادیث صحیحہ میں موجود حوضِ کوثر سے متعلقہ احادیث بھی ہیں جنہیں شیخ نے ایک ہی مقام پر یکجا نہیں کیا بلکہ جب بھی کوئی حدیث ملتی گئی اسے اسی وقت اپنی کتاب میں درج کرتے گئے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس موضوع کی احادیث مذکورہ سلسلہ کی مختلف جلدوں میں موجود ہیں۔ چنانچہ جس حدیث میں حوض کوثر اور اس پر وارد ہونے والے لوگوں کی صفات کا ذکر ہے اسے شیخؒ نے اپنے سلسلہ کی تیسری جلد میں ذکر فرمایا ہے۔(۲۳) جس حدیث میں ہے کہ حوضِ کوثر پر آنے کے بعد بعض لوگوں کو دھتکار دیا جائے گا اسے شیخؒ نے سلسلہ کی چھٹی جلد میں درج کیا ہے۔ (۲۴) اسی موضوع کی ایک اور حدیث کو آپ نے ساتویں جلد میں نقل فرمایا ہے۔(۲۵) اسی طرح جس حدیث میں ہے کہ دو فرقے (قدریہ اور مرجئہ) حوض کوثر پر وارد نہیں ہوں گے، اسے بھی شیخؒ نے ساتویں جلد میں ذکر کیا ہے۔(۲۶) نیز جس حدیث میں حوض کوثر پر آنے والے لوگوں کی تعداد کا ذکر ہے، اسے شیخؒ نے سلسلہ کی پہلی جلد میں نقل فرمایا ہے۔(۲۷)

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس سلسلہ میں شیخ البانیؒ نے احادیث کے انتخاب کا یہ اسلوب اپنایا ہے کہ جس ترتیب سے احادیث ملتی گئیں انہیں قلم بند کرتے گئے۔ انہیں موضوعاتی یا کسی بھی دوسری خاص ترتیب کے ساتھ مرتب نہیں فرمایا۔

- **کتابت سند کا خاص اسلوب:**

کتابت سند کے حوالے سے شیخ البانیؒ نے یہ خاص اسلوب اختیار فرمایا ہے کہ آپ جب بھی الفاظِ تحدیث ذکر فرماتے ہیں تو ان کے بعد یہ علامت ":"(دو نقطے) تحریر فرماتے ہیں۔ علما کا کہنا ہے کہ یہ شیخؒ کا تفرد ہے کیونکہ آپ سے پہلے کسی نے بھی کتابتِ سند کے لئے یہ انداز اختیار نہیں فرمایا۔ چنانچہ آپ نے قباحتِ شراب سے متعلق ایک روایت نقل کرتے ہوئے اس کی سند اس انداز سے ذکر فرمائی ہے کہ ((اخرجه ابوداؤد (2/034) و من طريقه: البيقهى (8/303) و النسائى (2/327) عن هشام بن عمار: ثنا صدقة بن خالد: ثنا زيد بن واقد عن خالد بن عبدالله بن حسين عن ابى هريرةؓ))۔ (۲۸)

خودکشی کی حرمت سے متعلق ایک حدیث نقل کرتے ہوئے آپ نے اس سند یوں نقل فرمائی ہے کہ ((اخرجه البخارى فى "صحيحه" (3463 فتح): حدثنا محمد قال: حدثنا حجاج: حدثنا جرير عن الحسن: حدثنا جندب بن عبدالله فى هذا المسجد۔ ۔ ۔))۔ (۲۹)

مسواک کی تاکید اور فوائد سے متعلق ایک حدیث نقل کر کے آپ نے اس کی سند کچھ انداز سے نقل فرمائی ہے کہ ((اخرجه احمد (108/2): حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا ابن لهيعة عن عبيد الله بن ابى جعفر عن نافع عن ابن عمرؓ))۔(۳۰)

مذکورہ بالا امثلہ سے یہ بات عیاں ہے کہ شیخ البانیؒ نے الفاظِ تحدیث کے بعد اس خاص علامت ":" کو نقل کرنے کا منفرد اسلوب اختیار فرمایا ہے۔

- **مشکل الفاظ کی توضیح:**

شیخ البانیؒ نے اس کتاب میں یہ منہج بھی اختیار فرمایا ہے کہ احادیث نقل کرنے کے بعد اس کی تخریج اور رواۃ پر بحث کے ساتھ ساتھ اگر متنِ حدیث میں کوئی غریب یا مشکل لفظ ہو تو آپ اس کی بھی توضیح و تشریح فرماتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے ایک مقام پر حضرت انسؓ کی وہ روایت نقل فرمائی ہے جس میں مذکور ہے کہ روزِ قیامت جہنمی آدمی کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے سوال کریں گے کہ ((اتفتدى منه بطلاع الارض ذهبا؟)) "کیا تو (جہنم سے) آزادی کے عوض زمین بھر سونا دے سکتا ہے؟"۔ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد شیخؒ نے حدیث میں مذکوران الفاظ "طلاع الارض" کی لغوی

توضیح کچھ اس انداز سے نقل فرمائی ہے: ((''طلاع الارض'' ای: ما یملؤما حتی یطلع عنها و یسیل کما فی ''النهایة''، و قال الحافظ فی الفتح (7/52) ای ملؤها واصل الطلاع: ما طلعت علیه الشمس، والمراد هنا ما یطلع علیها ویشرف فوقها من المال)) ''طلاع الارض سے مراد ایسی چیز ہے جو زمین بھر دے اور ظاہر ہو جائے۔ جیسا کہ ''نہایہ'' میں ہے اور فتح الباری (7/52) میں حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد ''بھر جانا'' ہے۔ دراصل طلاع سے مراد وہ چیز ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ البتہ یہاں اس سے مراد وہ مال ہے جو سورج کے سامنے ظاہر ہوتا ہے۔''(۳۱)

ایک دوسرے مقام پر شیخؒ نے حضرت جابرؓ کی وہ روایت نقل فرمائی ہے جس میں مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ کے لئے مشکیزے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی اور جب مشکیزہ نہ ہوتا ((فتور من حجارة))''تو پھر پتھر کے برتن میں تیار کی جاتی۔''اس حدیث کے تحت شیخؒ نے لفظ ''تور'' کی لغوی وضاحت کچھ اس طرح ذکر فرمائی ہے ((قال أشعث: و التور: من لحاء الشجر قلت و هذا تفسیر غریب هنا علی الاقل! فان المعروف فی کتب اللغة مثل النهایة وغیره انه اناء من صفراو حجارة))''اشعثؒ فرماتے ہیں کہ ''التور'' سے مراد درخت کی چھال ہے۔ میں (البانی) کہتا ہوں کہ یہ معنی غیر معروف اور شاذ ہے۔ کتبِ لغت جیسے ''نا یہ'' وغیرہ میں اس کا معروف معنیٰ یہ مذکور ہے کہ تور سے مراد تانبے یا پتھر کا برتن ہے۔''(۳۲)

- **نحوی قواعد کا بیان:**

بعض مقامات پر شیخؒ نے لغوی تشریح کرتے ہوئے بطورِ استدلال ائمہ لغت کے اقوال نقل کرنے کے ساتھ ساتھ بعض نحوی قواعد بھی ذکر فرمائے ہیں۔ چنانچہ ایک روایت جس میں ذکر ہے کہ ((سبق المفردون))''مفردون سبقت لے گئے۔''اسے ذکر کرنے کے بعد اولاً آپ نے اس لفظ کی لغوی توضیح ان الفاظ میں نقل فرمائی ہے کہ ''مفردون یہ منفردون کے معنیٰ میں ہے۔ امام ابن اثیرؒ نے فرمایا ہے کہ یوں کہا جاتا ہے: وہ اپنی رائے میں اکیلا رہ گیا۔ افرد ، فرداور استفرد ان سب کا مطلب یہ ہے کہ وہ اکیلا رہ گیا۔ امام نوویؒ نے فرمایا ہے کہ اس کی تفسیر رسول اللہ ﷺ نے بیان کی ہے کہ ((والذاکرین کثیرا والذاکرات))''بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں۔''

اس کے بعد شیخؒ نے ((والذاکرات)) کی اصل بیان کرتے ہوئے ایک نحوی قاعدہ ذکر فرمایا ہے کہ ((وتقديره: والذاكراته، حذفت الهاء هنا كما حذفت في القرآن لمناسبة رؤوس الآية ولانه مفعول يجوز حزفه)) "اس کی اصل "والذاکرتہ" ہے یہاں آخر سے ھاء کو حذف کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں بھی مناسبتِ آیات کے سبب اسے حذف کیا گیا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ "والذاکراتہ" میں "ہ" مفعول ہے اور مفعول کو حذف کرنا جائز ہے۔"(۳۳)

- **الفاظ کی ادائیگی کی مختلف صورتیں:**

شیخؒ کا ایک اسلوب یہ ہے کہ بعض اوقات آپ کسی مشکل لفظ کی تشریح کرتے ہوئے اس کی ادائیگی کی مختلف صورتیں بھی ذکر فرمادیتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے سلسلہ صحیحہ میں ایک مقام پر حضرت عباد بن تمیم کی روایت نقل فرمائی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں ((يا نعايا العرب! يانعايا العرب ثلاثا)) ۔ پھر آپ نے اس کے تحت لفظ "نعایا" پڑھنے کی مختلف صورتیں بیان کرتے ہوئے امام زمخشریؒ کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ ((في نعايا ثلاثة اوجه۔ احدها: ان يكون جمع (نعى) وهوالمصدر كصفى و صفايا۔ والثانى ان يكون اسم جمع كما جاء في اخية اخايا والثالث۔ ان يكون جمع نعاء التى هى اسم الفعل والمعنى ايا نعايا العرب جئن فهذا و قتكن وزمانكن يريد أن العرب قد هلكت۔ والمشهور في العربية أن العرب كا نوا اذا مات منهم شريف او قتل بعثوا راكبا الى القبائل ينعاه اليهم، يقول: نعاء فلانا او يا نعاء العرب اى هلك فلان أو هلكت العرب بموت فلان))"لفظ" نعایا "پڑھنے کی تین صورتیں ہیں۔ (1) نعایا جمع ہے "نع ی" کی جو مصدر ہے۔ جیسے "صفایا" جمع ہے "صفی" کی۔ (2) نعایا اسم جمع ہے، جیسے "اخیۃ "کی اسم جمع "اخایا" ہے۔ (3) نعایا "نعاء" کی جمع ہے جو کہ اسم فعل ہے۔ "یانعایاالعرب" کو عرب لوگ ہلاکت کے معنی میں مراد لیتے تھے کہ یہ ہلاکت کا وقت اور زمانہ آگیا ہے۔ عرب میں یہ بات مشہور وعام تھی کہ جب ان میں سے کوئی شریف آدمی مرجاتا یا قتل کردیا جاتا تو وہ قبیلوں کے پاس اس کی موت کی خبر دینے کے لیے کسی کو بھیجا کرتے تھے اور وہ کہتا تھا(نعاء فلانا يا نعاء العرب) کہ فلان شخص ہلاک ہو گیا یا فلاں شخص کی موت کی وجہ سے عرب ہلاک ہو گیا۔"(۳۴)

- **اعراب کا بیان:**

شیخؒ کے اسلوب میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ الفاظ کی تشریح کے دوران بعض اوقات آپ کلمات کا اعراب بھی بیان فرمادیتے ہیں۔ جیسا کہ ایک مقام پر آپ نے یہ روایت نقل فرمائی ہے ((نهى ﷺ عن الترجل الا غبا))" رسول اللہ ﷺ نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے سوائے اس کے ایک دن چھوڑ کر ہو۔" (۳۵) پھر اس کے تحت فرمایا ہے کہ (("الترجل" هو تسريح الشعر و تنظيفه و تحسينه (غبا) بكسرالمعجمة وتشديد الباء: ان يفعل يوما و يترك يوما))"(الترجل) سے مراد بالوں کی کنگھی کرنا اور ان کی صفائی ، ستھرائی وغیرہ ہے۔"غبًا" یہ "غ" کے کسرہ اور "باء" کی تشدید کے ساتھ ہے جس کا مطلب ہے کہ (کنگھی) ایک دن چھوڑی جائے اور ایک دن کی جائے۔"(۳٦)

- **اصطلاحات حدیث کا بیان:**

چونکہ یہ کتاب احادیث اور ان کی تخریج و تحقیق پر مشتمل ہے اس لئے شیخؒ نے اس میں بہت سی اصطلاحاتِ حدیث کا بھی ذکر فرمایا ہے جیسے صحیح، حسن، ضعیف، مرفوع، موقوف، مرسل، معلق اور مدلس وغیرہ۔ چنانچہ ایک مقام پر آپ نے تدلیس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ((التدليسُ هو الّذى يسميه الحافظُ فى "طبقاتِ المدلسين" بتدليس الاسنادِ، وهو المُرادُ عندهم عند الاِطلاقِ، وهو أن يسقطَ منه شيخهوأمّا تدليسُ التسويةِ فهو أن يصنعَ ذالک لشيخهٖ)) " تدلیس جسے حافظؒ نے طبقات المدلسین میں تدلیس الاسناد کہا ہے وہ یہ ہے کہ راوی سند سے اپنے شیخ کو حذف کر دے اور بہر حال تدلیس تسویہ اسے کہتے ہیں کہ راوی اپنے شیخ کے شیخ کو حذف کر دے۔"(۳۷)

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر مجهول الحال کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ((من روى عنه أكثر من واحدٍ ولم يوثَّق، والِيه الاِشارةُ بلفظ: مستور أو مجهول الحال))"مستور یا مجہول ایسے راوی کو کہتے ہیں جس سے ایک سے زیادہ لوگ روایت کریں لیکن اس کی توثیق بیان نہ کریں۔" (۳۸)

- **"علی شرط الشیخین":**

سلسلہ صحیحہ میں شیخؒ کا ایک انفرادی اسلوب یہ بھی ہے کہ بعض مقامات پر آپ حدیث اور پھر اس کی سند نقل کرنے کے بعد یہ الفاظ "على شرط الشيخين" (شیخین کی شرط پر) نقل فرماتے ہیں۔ چنانچہ ایک مقام پر آپ نے یہ روایت نقل فرمائی ہے ((يكون كنز احد كم يوم القيامة شجاعا أقرع و يفرمنه صاحبه)) "قیامت کے دن تمہارا

خزانہ گنجا سانپ بن جائے گا اور پھر صاحب مال اس سے بھاگے گا ۔" (۳۹) اس کے بعد آپ نے فرمایا ہے کہ " میں (البانی) کہتا ہوں کہ یہ سند صحیح ہے، شیخین کی شرط پر ہے۔(۴۰)

"علی شرط الشیخین" کا ایک مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی بخاری و مسلم کے ہیں یعنی یہ راوی بخاری و مسلم کی کسی حدیث کی سند میں موجود ہیں، نیز اس میں صحیح کی بقیہ شرائط بھی موجود ہیں مگر کسی وجہ سے شیخین (بخاری و مسلم) نے اس حدیث کو ذکر نہیں کیا۔ اور دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بخاری و مسلم نے اخذِ حدیث میں جن شرائط صحت کا لحاظ رکھا ہے وہ تمام شرائط اس روایت میں موجود ہیں مگر اس کے باوجود شیخین نے اسے ذکر نہیں کیا۔(واللہ اعلم)

- **علمی فوائد و نکات کا بیان:**

"سلسلہ احادیث صحیحہ" میں شیخؒ نے صرف حدیث کی تخریج و تحقیق اور رواۃ پر بحث کا کام ہی نہیں کیا بلکہ متعدد مقامات پر افادۂ عام کی غرض سے احادیث سے ماخوذ علمی فوائد و نکات بھی بیان فرمائے ہیں تاکہ احادیث کی تفہیم اور ان پر عمل میں بھی سہولت رہے۔ چنانچہ ایک مقام پر آپ نے حضرت معاذؓ کی وہ حدیث نقل فرمائی ہے جس میں مذکور ہے کہ "جو شخص اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو، پانچوں نمازیں ادا کرتا ہو اور رمضان کے روزے بھی رکھتا ہو تو اسے معاف کر دیا جائے گا۔" (۴۱)

اس کے تحت شیخؒ نے نقل فرمایا ہے کہ "میں (البانی) کہتا ہوں کہ یہ حدیث مبارکہ واضح دلالت کرتی ہے کہ مسلمان اللہ کی طرف سے صرف اسی صورت میں بخشش کا مستحق ہے جب وہ اللہ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ یہ اس لئے ہے کہ شرک سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے جیسا کہ صحیح احادیث میں یہ بات موجود ہے۔ اسی بات سے اُن لوگوں کی گمراہی بھی عیاں ہوتی ہے جو ہماری طرح زندگی گزارتے ہیں، ہماری طرح نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں لیکن شرک اور بت پرستی کی بہت سی اقسام میں مبتلا ہیں جیسا کہ اولیاء اور نیک فوت شدگان سے فریادرسی، مدد مانگنا اور مصائب و آلام میں اللہ کو چھوڑ کر انہی فوت شدگان کو پکارنا، ان کے لئے قربانیاں کرنا اور نذریں ماننا وغیرہ اور پھر یہ گمان کرنا کہ یہ اولیاء انہیں مرتبے میں اللہ کے قریب کر دیں گے۔"

اس کے بعد پھر شیخؒ نے تمام مسلمانوں کو کچھ اس انداز میں نصیحت فرمائی ہے کہ " تمام مسلمان بھائی جو شرک کی کسی بھی صورت میں مبتلا ہیں ان کو لازما رب العالمین کی بارگاہ میں توبہ کرنی چاہئے اور توبہ کی طرف آنے کا ذریعہ علم نافع ہی ہے جس کا منبع و مخرج کتاب اللہ اور سنتِ نبوی ہی ہے۔" (۴۲)

- **فقہی احکام و مسائل کا بیان:**

شیخؒ نے تشریح کرتے ہوئے بعض مقامات پر احادیث سے ماخوذ فقہی احکام و مسائل بھی ذکر فرمائے ہیں اور اس حوالے سے مذکورہ کتاب کے مقدمہ میں خود بھی یہ وضاحت فرمائی ہے کہ کبھی کبھار ہم بعض احادیث کے تحت فقہی مسائل پر بھی کلام کریں گے۔ (۴۳) چنانچہ ایک مقام پر آپ نے حدیث نقل فرمائی ہے جس میں مذکور ہے کہ " جو نماز پڑھنا بھول گیا تو جب اسے یاد آئے ادا کرلے۔" اس کے تحت آپ نے یہ فقہی مسئلہ ذکر فرمایا ہے کہ ((في الحديث دلالة على ان النائم عن الصلاة او الناسى لها لا تسقط عنه الصلوٰة)) " اس حدیث میں یہ دلیل موجود ہے کہ سوئے رہ جانے والے یا بھول جانے والے شخص سے نماز کا حکم ساقط نہیں ہوتا (بلکہ یاد آنے پر اسے نماز ادا کرنا ہو گی)۔" (۴۴)

بعض مقامات پر آپ نے فقہا کے اختلافات کو بھی ذکر فرمایا ہے جیسا کہ ایک موقع پر "لحوم الخیل" (گھوڑے کا گوشت) کھانے کے جواز پر مشتمل حدیث نقل فرما کر اس کے تحت ائمہ وفقہا کی مختلف آراء نقل فرمائی ہیں اور پھر جمہور کی رائے کو قابل ترجیح قرار دیا ہے۔ (۴۵)

فقہی احکام و مسائل نقل کرنے کے لئے آپ نے جن مختلف الفاظ کا انتخاب فرمایا ہے ان میں سے چند یہ ہیں: (1) ((ومن مسائل الفقه)) "اور فقہی مسائل میں سے ہے۔" (2) ((وفيه من الفقه)) "اور اس میں یہ فقہی مسئلہ ہے۔" (3) ((و فى الحديث جواز)) "حدیث سے اس مسئلے کا جواز معلوم ہوتا ہے۔" (4) ((و فى الحديث اشارة)) "اور حدیث میں اس مسئلے کی طرف اشارہ ہے۔" (5) ((وفى الحديث دلالة)) "اور حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے۔" وغیرہ وغیرہ۔

- **متعدد آداب کا بیان:**

متعدد مقامات پر شیخؒ نے احادیث سے اخذ ہونے والے آداب کا بھی ذکر فرمایا ہے جیسا کہ ایک روایت جس میں مذکور ہے کہ "جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ کو کسی بھی چیز سے صاف کرنے کی بجائے اسے چاٹ لے۔" (۴۶) اسے نقل کرنے کے بعد آپ نے فرمایا ہے کہ "اس حدیث میں آداب طعام میں سے ایک خوبصورت ادب بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ انگلیوں کو چاٹنا اور برتن کو خوب صاف کرنا۔ آج بہت سے مسلمان کفار کی عادات اور طور طریقوں سے متاثر ہو کر اور مادیت پرستی پر قائم طرز معاشرت ، اپنے خالق کے عدم اعتراف اور اس کی نعمتوں کی ناشکری کی وجہ سے اس ادب سے محروم ہیں۔ بہر حال مسلمانوں کو اس معاملے میں کفار کی تقلید سے بچنا چاہئے کہ کہیں وہ ان میں سے ہی نہ ہو جائیں ، نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے "جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہو گا۔" (۴۷)

اسی طرح ایک دوسری حدیث کے تحت آداب مجلس میں سے ایک ادب پر گفتگو کرتے ہوئے آپ نے فرمایا" اس حدیث میں عہد نبوی کے آداب مجلس میں سے ایک اہم ادب سے آگاہ کیا گیا ہے کہ جسے آج عام لوگوں کے ساتھ ساتھ اہل علم بھی چھوڑ چکے ہیں اور وہ ادب یہ ہے کہ آدمی جب کسی مجلس میں داخل ہو تو جہاں مجلس ختم ہوتی ہو وہیں بیٹھ جائے خواہ دروازے کی دہلیز پر ہی کیوں نہ ہو۔ ایسی صورت میں اسے وہیں بیٹھ جانا چاہئے اور اس بات کا انتظار نہیں کرنا چاہئے کہ مجلس میں بیٹھے کچھ لوگ اس کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوں جیسا کہ بعض متکبر و سرکش سردار ایسا کرتے ہیں۔" (۴۸)

- **احادیث پر حکم:**

شیخؒ کا ایک خاص اسلوب اور پیش نظر کتاب کا ایک امتیازی خاصہ یہ بھی ہے کہ آپ ہر حدیث کے ساتھ ہی اس کے حکم کی بھی وضاحت کرتے ہیں کہ آیا وہ صحیح ہے، حسن ہے یا ضعیف ہے اور پھر مکمل دلائل سے اسے ثابت بھی کرتے ہیں ۔ بطورِ مثال شیخؒ نے ایک مقام پر حضرت معاذؓ کی وہ حدیث نقل فرمائی ہے کہ جس میں انہوں نے نبی کریم ﷺ سے نصیحت کرنے کی درخواست کی تو آپ نے اللہ کی عبادت کرنے اور شرک سے بچنے کی نصیحت فرمائی، معاذؓ نے مزید مطالبہ کیا تو آپ نے برائی کے ارتکاب پر نیکی کرنے کی تلقین فرمائی اور تیسری بار مطالبے پر آپ نے استقامت اختیار کرنے اور اخلاق اچھا بنانے کی نصیحت فرمائی۔ اس کے تحت شیخؒ نے نقل فرمایا ہے کہ ((قلت: ورجالهُ ثقات رجال مسلم غير

سعید بن أبی السمیط، ذکرہ ابن حبان فی "الثقات" وروی عنه أسامة بن زیدأیضا، فالحدیث حسن ان شاء الله تعالیٰ))"میں (البانی) کہتا ہوں کہ اس حدیث کی سند کے تمام رجال ثقہ ہیں اور مسلم کے رجال ہیں سوائے سعید بن ابی سمیط کے، ابن حبان نے اپنی کتاب 'الثقات' میں اس کا ذکر کیا ہے اور اُسامہ بن زید نے اس سے روایت کی ہے، لہٰذا یہ حدیث ان شاء اللہ حسن ہی ہے۔"(۴۹)

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر آپ نے وہ روایت نقل فرمائی ہے جس میں مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا" اے اللہ! اس حج کو ایسا بنادے کہ نہ اس میں ریاکاری ہو اور نہ شہرت مقصود ہو۔" اس کے تحت شیخؒ نے نقل فرمایا کہ ((قلت: وهٰذا اسناد ضعیف)) "میں (البانی) کہتا ہوں کہ اس کی سند ضعیف ہے۔" (۵۰)

- **رواۃ پر حکم:**

احادیث پر حکم کے ساتھ ساتھ شیخؒ نے یہ منہج بھی اختیار فرمایا ہے کہ آپ اکثر و بیشتر مقامات پر رواۃِ حدیث پر بھی حکم لگاتے ہیں اور ان کی ثقاہت یا عدمِ ثقاہت کے حوالے سے بھی بحث کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابن عمرؓ کی ایک روایت نقل کرنے کے بعد آپ نے فرمایا ہے کہ ((رجاله ثقات غير مغيث مولى ابن عمروهو مجهول))"اس کے تمام راوی ثقہ ہیں سوائے ابن عمر کے آزاد کردہ غلام مغیث کے، وہ مجہول ہے۔"(۵۱)

اسی طرح ایک مقام پر حضرت طلق بن علیؓ کی روایت نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ "اس حدیث کو عکرمہ نے روایت کیا ہے اور عکرمہ کی اس روایت کی ایوب بن عتبہ نے متابعت تو کی ہے مگر سند میں مخالفت کی ہے۔" اور پھر آگے چل کر فرمایا ((ولا شک أن مخالفته مردودة لکنه ضعیف لسوء حفظه، حتی قال ابن حبان: کان یخطیء کثیرا ویہم حتی فحش الخطا منه فعکرمه خیر منه وان تکلم فیه ویکفیه ان مسلما احتج به))"اس میں کوئی شک نہیں کہ اس (ایوب) کی مخالفت مردود ہے کیونکہ وہ حافظے کی خرابی کی وجہ سے ضعیف ہے حتیٰ کہ اس کے بارے میں ابن حبانؒ نے فرمایا کہ وہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا تھا اور اوہام کا شکار تھا حتیٰ کہ اس سے بہت زیادہ فاش غلطیاں بھی سرزد ہوئی ہیں، عکرمہ اس سے بہتر ہے اگرچہ اس میں بھی کلام کیا گیا ہے مگر اس کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ امام مسلمؒ نے اس سے احتجاج کیا ہے۔"(۵۲)

علاوہ ازیں ایک موقع پر ولید راوی کی ثقاہت آپ نے ان الفاظ میں بیان فرمائی کہ ((قلت: فان الولید ثقة حافظ)) ''میں (البانی) کہتا ہوں کہ ولید (راوی) ثقہ حافظ ہے۔'' (۵۳)

خلاصہ بحث

شیخ البانیؒ بیسوی صدی کے عظیم محدث کے بطور جانے جاتے ہیں۔ تقریباً ساٹھ سال کا عرصہ آپ خدماتِ حدیث میں مصروف رہے اور ۲۰۰ کے قریب کتب تالیف کیں، جن میں ''سلسلہ احادیث صحیحہ'' کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ اس کتاب میں موصوف نے متعدد غیر متداول کتبِ حدیث سے منتخب کردہ ہزاروں احادیث کی چھان پھٹک کرنے کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے اور صرف صحیح احادیث یکجا کرنے کا اہتمام فرمایا ہے۔ اس میں شیخؒ نے صرف احادیث کی تحقیق یا رواۃ کی جرح وتعدیل کے حوالے سے ہی بحث نہیں کی بلکہ یہ اس کے علاوہ بھی متعدد فوائد پر مشتمل ہے۔ بہت سی غیر معروف احادیث کی تخریج کے ساتھ ساتھ احادیث میں موجود مشکل الفاظ کی تشریح وتوضیح، نحوی قواعد کا بیان، الفاظ کی ادائیگی کی مختلف صورتوں کا بیان، مختلف الفاظ کے اعراب کا بیان، علوم حدیث کے متعدد اصول و قواعد کا بیان، قیمتی علمی نکات کا بیان، متعدد آدابِ زندگی کا بیان اور احادیث سے ماخوذ فقہی مسائل واحکام اور فقہا کی اختلافی آراء کا بیان بھی اس کتاب کے امتیازی خصائص میں شامل ہے۔ یوں یہ مجموعہ احادیث صرف جمع وترتیبِ حدیث کا عملی نمونہ ہی نہیں بلکہ علمی وتحقیقی میدان میں بھی شاہکار بن کر سامنے آیا ہے کہ جس سے عوام الناس اور طلبائے علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ علما بھی ہرگز مستغنی نہیں ہوسکتے اور امید واثق ہے کہ مستقبل میں بھی متلاشیانِ حق اور تشنگانِ علم ایک عرصہ تک اس سے مستفید ہوتے رہیں گے۔

حوالہ جات وحواشی (Refences)

1. الحاقہ: ۳۲ Alhaaqa : 32

2. ابن الاثیر، مجد الدین ابو السعادات المبارک بن محمد الجزری، النھایۃ فی غریب الحدیث، المکتبۃ العلمیہ، بیروت، ۱۹۷۹ء (۳۸۹/۲)

Ibn Aseer, majdudeen Abu al Saadaat Al-Mubarak bin muhammad Al-Jazri, Al-nehayah fi Ghareeb il Hadith, Al-Maktaba Al-Ilmyyah, Beroot, 1979, (2:389)

3. الرازی، زین الدین ابو عبد اللہ، مختار الصحاح، تحقیق: یوسف الشیخ محمد، دار الفکر المعاصر، بیروت، الطبعۃ الخامسۃ، ۱۹۹۹ء (ص: ۶۸)

Al-raazi, Zain udeen Abu Abdullah, Mukhtar Al Sihaah, tahqeeq: yousaf Al shaikh muhammad, dar ul fikar , al muaasir, beroot, (P:48)

4. الانعام: ۶۸ Al-Anaam : 48

5. نور الدین عتر، الدکتور، منہج النقد فی علوم الحدیث، دار الفکر، دمشق، ۱۴۰۱ھ (ص: ۲۶)

Noor ul Deen, Al duktoor, manhaj unnaqd fi Uloom al hadith, dar ul fikar, Damishq , 1401 , (P:24)

6. مختار الصحاح (ص: ۱۷۳) Mukhtar ul Sihaah (P:173)

7. النووی، محی الدین ابو زکریا یحی بن اشرف، التقریب والتیسیر لمعرفۃ سنن البشیر النذیر فی اصول الحدیث، دار الکتب العربی بیروت، ۱۴۰۵ھ (ص: ۲۵)

Al-Nowawi, Mohyudeen Abu Zakaryya, yahyaa bin sharaf , Al-taqreeb wal tayseer lemarifate sunan Al basheer Al nazeer fi Usool Al hadith, Dar ul kitab Al arabi, beroot, 1405 (P:25)

8. المقری، احمد بن محمد بن علی، المصباح المنیر فی غریب الحدیث الشرح الکبیر، تحقیق: عبد العظیم، المکتبۃ العلمیۃ، بیروت، بدون التاریخ (ج ۱ ص ۳۳۰)

Al-Muqri, Ahmad bin muhammad bin Ali, Al misbaah al muneer fi Ghareeb al hadith , al sharh ul kabeer, tahqeeq: abdulazeem , Al maktaba Al ilmyyah, beroot, bidoon al tareekh (1:330)

9. البقرہ: ۲۹ Al-baqarah : 29

10. الفیروز آبادی، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۴ھ (ص: ۱۱۵۱)

Al-ferozAbadi, muhammad bin Yaqoob, Al qamoos al muheet, Dar Ihyaa al turaas al arabi, beroot, 1424

11. السیوطی، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، معجم مقالید العلوم فی الحدود والرسوم، تحقیق: ابراہیم عبادہ، مکتبۃ الآداب، مصر، الطبعۃ الاولیٰ، ۲۰۰۴ء (ص: ۴۷)، محمد محی الدین، آسان اصول فقہ، مکتبۃ البشریٰ، لاہور، ۱۴۳۱ھ (ص: ۶)

Al-Syooti, Abdurrahman bin Abi Bakar, Mojam mqaaleed Al-uloom fil Hodood warasoom, tahqeeq: ibraheem ubada, Maktaba Al-Adaab, Misar, 2004, (P:47)

12. ابو الحسن، حافظ عبد الخالق، مجدد دین علامہ ناصر الدین البانی، دار السلام، لاہور، بدون التاریخ (ص: ۱۱۲)

Abul hassan, Hafiz Abdulkhaliq, mujaddid deen Allama Nasir udden Albany, Darussalam, Lahore, (P: 112)

13. ایضا(ص: ۱۱۳) Aizan (P:113)

14. الحجرات: ٦ Al-Hujuraat : 4

15. مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، دار السلام، ریاض، ۲۰۰۶ء، مقدمہ، باب النھی عن الحدیث بکل ما سمع (رقم الحدیث: ۵)

Muslim bin Hajjaj Al-qushairi, Sahih Muslim, Darusslam, Ryad, 2004, Muqadmah, Bab Al-Nahy An al hadith bikulli Ma samiaa (5)

16. البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ وسننہ وایامہ، دار السلام، ریاض، ۱۹۹۹ء، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی ﷺ (رقم الحدیث: ۱۱۰)

Al-Bukhari, Muhammad bin Ismaeel, Al-Jame Al Musnad Al Sahih Al Mukhtasir Min Umoor e Rasooli Allah Wa sunanihi wa Ayyamiihi, Darussalam, Ryaad, 1999, kitab ul Ilam, Bab Ism man kaziba ala Al nabyyi (110)

17. مسلم، مقدمہ، باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء والاحتیاط فی تحملھا (رقم الحدیث: ۳)

Muslim, Muqadimah, Bab Al-nahy an al rewayati an alDuafaaa wal ihtyaati fi tamaliha, (3)

18. مجدد دین علامہ ناصر الدین البانی (ص: ۱۴۲)

Mujaddid deen Allamah Nasir Uddeen Al Albany (P: 142)

19 ایضًا(ص: ۱۴۱) Aydan (P:141)

20. مقدمۃ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (ص: ۳۰)

21. Muqadmah Silsilah Al-Ahadith Al-sahiha (P:30)

22. سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (تحت الحدیث: ۳۰۸۰) Silsilah Al-Ahadith Al-sahiha (3080)

23. مقدمۃ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (ص: ۳۰)

Muqadmah Silsilah Al-Ahadith Al-sahiha (P:30)

24. سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (رقم الحدیث: ۱۰۸۲) Silsilah Al-Ahadith Al-sahiha (1082)

25. ایضا(رقم الحدیث: ۲۸۶۵) Aydan (2845)

26. ایضا(رقم الحدیث: ۳۹۴۴) Aydan (3944)

27. ایضا(رقم الحدیث: ۲۷۴۸) Aydan (2748)

28. ایضا(رقم الحدیث: ۱۲۳) Aydan (123)

29. ایضا(تحت الحدیث: ۳۰۱۰)   Aydan (Tahtal hadith : 3010)

30. ایضا(تحت الحدیث: ۳۰۱۳)   Aydan (Tahtal hadith : 3013)

31. ایضا(تحت الحدیث: ۲۵۱۷)   Aydan (Tahtal hadith : 2517)

32. ایضا(تحت الحدیث: ۳۰۰۸)   Aydan (Tahtal hadith : 3008)

33. ایضا(تحت الحدیث: ۳۰۰۹)   Aydan (Tahtal hadith : 3009)

34. ایضا(تحت الحدیث: ۱۳۱۷)   Aydan (Tahtal hadith : 1317)

35. ایضا(تحت الحدیث: ۵۰۸)   Aydan (Tahtal hadith : 507)

36. ابوداود، سلیمان بن اشعث السجستانی، السنن، دار الکتاب العربی، بیروت، ۲۰۰۶ء، کتاب الترجل (رقم الحدیث: ۴۱۵۹)۔
Abu Dawood, Suleman bin Ashas Al sijistani, Al sunan, Dar ul kitab Al Arabi, beroot, 2004, kitab ul tarajjul, (raqmul hadith: 4159)

37. سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ(تحت الحدیث: ۵۰۱)
Silsilah Ahadith Al saheeha (Tahtal hadith : 501)

38. ایضا(تحت الحدیث: ۴۵۵)   Aydan (Tahtal hadith : 455)

39. ایضا(تحت الحدیث: ۳۳۵)   Aydan (Tahtal hadith : 335)

40. صحیح بخاری، کتاب الحیل، باب فی الزکاۃ وان لا یفرق بین المجتمع (رقم الحدیث: ۶۹۵۷)
Sahih Bukhari, Kitab ul Hiyal, bab fi al zakaat wa an la yufarraqu bain al mujtame (raqmul hadith : 4957)

41. سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ(تحت الحدیث: ۵۵۸)
Silsilah al ahadith al sahihah (tahtal hadith : 558)

42. احمد بن حنبل، مسند احمد (الموسوعۃ الحدیثیۃ)، مؤسسہ الرسالہ، بیروت، ۲۰۰۱ء (رقم الحدیث: ۲۲۰۲۸)۔
Ahmad bin Hambal , Musnad Ahmad (al-mosooaa Al hadeesyah) , Moassasah Al Resalah, beroot, 2001 (raqmulhadith: 22028)

43. سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ(تحت الحدیث: ۱۳۱۵)
Silsilah Al Ahadith Al Sahihah (tahtal hadith : 1315)

44. مقدمہ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ(ص: ۳۰)
Muqadma silsilah al Ahadith Al sahihah (P:30)

45. ایضا(تحت الحدیث: ۳۹۶)   Aydan (Tahtal hadith : 394)

46. ایضا(تحت الحدیث: ۳۵۹) Aydan (Tahtal hadith : 359)

47. صحیح بخاری، کتاب الاطعمہ، باب لعق الاصابع (رقم الحدیث: ۵۴۵۶)

48. سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ(تحت الحدیث: ۳۹۱)

49. ایضا(تحت الحدیث: ۳۳۰) Aydan (Tahtal hadith : 330)

50. ایضا(تحت الحدیث: ۱۲۲۸) Aydan (Tahtal hadith : 1228)

51. ایضا(تحت الحدیث:۲۴۱۷) Aydan (Tahtal hadith : 2417)

52. ایضا(تحت الحدیث: ۱۳۸) Aydan (Tahtal hadith : 138)

53. ایضا(تحت الحدیث: ۲۵۳۴) Aydan (Tahtal hadith : 2534)

54. ایضا(تحت الحدیث: ۴۳۵) Aydan (Tahtal hadith : 435)